ربُّ العالمین

اور

رحمۃ للعالمین ﷺ

مؤلفین

محمد اسلم گِل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمنؔ
صدر: اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

ناشر

اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

ترجمہ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا ربّ چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے

پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے

اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے

بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

دُرودشریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ربُّ العالمین اور رحمۃ للعالمین ﷺ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود وسلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل واولاد پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

اللہ جل شانہٗ نے اپنے پاک کلام کا آغاز **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ** سے فرمایا ہے۔ اس سے بڑھ کر اس پاک کلمہ کی اور کیا فضیلت ہوگی کہ اللہ جل شانہٗ نے قرآن پاک کا آغاز اس سے فرمایا ہے۔ "**رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ**" میں لفظ "ربّ" کے معنی عربی لغت کے اعتبار سے تربیت و پرورش کرنے والے (پروردگار) کے ہیں، یہ لفظ صرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذاتِ عالی کے لئے مخصوص ہے، کسی مخلوق کو "ربّ" کہنا جائز نہیں، کیونکہ ہر مخلوق خود محتاجِ تربیت ہے، وہ کسی دوسرے کی کیا تربیت کرسکتا ہے۔

"عالمین" عالَم کی جمع ہے، جس میں کائنات کی تمام چیزیں جن وانس،

زمین و آسمان، حیوانات، نباتات، جمادات، سورج، چاند، ستارے، سیارے، ہوا و فضا، برق و باراں، فرشتے، بلکہ تمام مخلوقات اس میں داخل ہیں۔ اللہ جل شانہٗ تمام جہانوں کا اکیلا پروردگار ہے، اُس کا کوئی ثانی نہیں، اُس کا کوئی شریک نہیں اور وہی حقیقی معبود ہے۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر میں فرمایا ہے کہ اِس عالم سے باہر ایک لامتناہی خلاء کا وجود دلائل عقلیہ سے ثابت ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ اللہ جل جلالہٗ کو ہر چیز پر قدرت ہے، اُس کے لئے کیا مشکل ہے کہ اُس نے اس لامتناہی خلاء میں ہمارے پیش نظر عالَم کی طرح کے اور بھی ہزاروں، لاکھوں عالم بنا رکھے ہوں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہٗ سے منقول ہے:

”عالم چالیس ہزار ہیں، یہ دُنیا مشرق سے مغرب تک ایک عالم ہے، باقی اس کے سوا ہیں“۔

(بحوالہ: معارف القرآن، جلد ۱، ص ۸۱)

حضرت مقاتل رحمۃ اللہ علیہ امام تفسیر سے منقول ہے:

”عالم اسی ہزار ہیں“۔

(تفسیر قرطبی)

قرآن مجید کی اس آیتِ پاک اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے ساتھ تمام عالم اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی کائنات پر نظر ڈالئے اور دیکھئے کہ اللہ جل شانہٗ نے تربیت

عالم کا کیسا مضبوط اور محکم نظام بنایا ہے۔ ہر ہر چیز اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم میں جکڑی ہوئی ہے، ایک لقمہ جو انسان کے منہ تک پہنچتا ہے، اگر اس کی حقیقت پر انسان غور کرے تو معلوم ہوگا کہ اس کی تیاری میں آسمان اور زمین کی تمام قوتیں اور کروڑوں انسانوں اور جانوروں کی محنتیں شامل ہیں۔ سارے عالم کی قوتیں مہینوں مصروفِ خدمت رہیں، جب یہ لقمہ تیار ہوا اور یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ انسان اس میں غور وتدبر سے کام لے اور سمجھے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے آسمان سے لے کر زمین تک اپنی تمام مخلوقات کو اس کی خدمت میں لگا رکھا ہے، تو جس ہستی کو اس نے مخدومِ کائنات بنا رکھا ہے، وہ بھی بیکار نہیں ہوسکتی، اس کا بھی کوئی کام ہوگا، اس کے ذمہ بھی کوئی خدمت ہوگی، اسی انسان کے لئے روزانہ لاکھوں جانوروں کی گردنیں کٹتی ہیں اور یہ انہیں کھاتا ہے..... لیکن کیا اس کو یونہی بیکار پیدا کیا ہے؟

اللہ جل شانہٗ نے اس کا مقصد بھی بتا دیا:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ○

(الذّٰریٰت:٥٦)

میں نے جن اور انسان کو اور کسی کام کے لئے نہیں بنایا

بجز اس کے کہ وہ میری عبادت کریں۔

رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ نے جب اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف لوگوں کو دعوت دینا شروع فرمائی تو اس دعوت میں بنیادی چیز توحید تھی، جس کا مطلب

یہ تھا کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ایک ہے، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ایک موقع پر مشرکین مکہ نے حضور اقدس ﷺ سے اللہ جل شانہٗ کا نسب پوچھا..... بعض روایات میں ہے کہ مشرکین کے سوال میں یہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ کس چیز کا بنا ہوا ہے..... سونا، چاندی یا اور کچھ..... اُن کے جواب میں سورۃ الاخلاص نازل ہوئی:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

ترجمہ: (اے نبی ﷺ) کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ کسی کو جنا، نہ کسی سے جنا گیا اور اُس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

اللہ جل شانہٗ کی ذاتِ عالی پر ایمان لانے کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ اس بات کا زبان سے اقرار کیا جائے اور دِل سے تصدیق کی جائے کہ

"اللہ تعالیٰ ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور اُس کے سوا کوئی معبود نہیں"

اللہ ربّ العالمین نے انسانوں کی ہدایت کے لئے اِس دُنیا میں اپنے برگزیدہ بندے حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا جو انسانوں کو اللہ جل شانہٗ کا تعارف کرواتے اور بتاتے کہ اے انسانو! اللہ تعالیٰ ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اُسی کی عبادت کرو اور اُس سے ڈرو۔ تمام انبیاء اور رُسل نے انسانوں کو لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کی دعوت دی، جس کا

مقصد یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے۔ اُسی (ایک اللہ) سے سب کچھ ہوتا ہے، ساری مخلوقات ہر آن، ہر گھڑی اللہ جل جلالہٗ کی محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی حقیقی خالق ہے اُس کے سوا کوئی حقیقی خالق نہیں ہے..... اللہ تعالیٰ ہی حقیقی مالک ہے اُس کے سوا کوئی حقیقی مالک نہیں ہے..... اللہ تعالیٰ ہی حقیقی رازق ہے اُس کے سوا کوئی حقیقی رازق نہیں ہے..... اللہ تعالیٰ ہی حقیقی معبود ہے اُس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے۔ اللہ جل شانہٗ ہی ساری مخلوقات کا ربّ ہے اُس کے سوا کوئی ربّ نہیں۔ یہ وہ کلمہ ہے جس کی طرف تمام رسولوں نے دعوت دی، جس کے اقرار سے انسان ظلمتِ کفر سے نکل کر نورِ ایمانی میں داخل ہوتا ہے۔

رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ بھی اسی کلمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے ساتھ مبعوث ہوئے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ

(سورہ محمد: ۳۸)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور تم (سب اُس کے) محتاج ہو۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہٗ نے روایت کیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ ارشاد فرماتا ہے، اے میرے بندو! اگر تمہارے اوّلین و آخرین، انسان اور

جنات، سب متقی اور پرہیز گار بن جائیں، اِس سے میری بادشاہت وحاکمیت میں ذرّہ برابر اضافہ نہ ہوگا۔اے میرے بندو! اگر تمہارے اوّلین وآخرین، انسان وجنات، سب فاسق وفاجر بن جائیں، اِس سے میری عظمت وبڑائی میں ذرّہ برابر کمی نہیں آئے گی، اگر تمام اوّلین وآخرین، انسان اور جنات ایک جگہ کھڑے ہوکر اپنی اپنی مرادیں مانگیں اور میں ہر ایک کو اُن کی مرادیں پوری کردُوں، اس سے میرے خزانہ میں اتنی کمی بھی نہیں آئے گی، جتنی بھرے سمندر میں سوئی ڈالنے سے اس کے ناکے میں پانی آتا ہے۔

(صحیح مسلم شریف)

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہر چیز کا خالق ومالک ہے، اُس کا ہر چیز پر قبضہ ہے، وہی ہر چیز پر قادر ہے۔اللہ جل شانہٗ ایسا بے نیاز بادشاہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز اُس کی محتاج ہے، کسی کا کام اُس کی مرضی کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا اور وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ کا کوئی مثل نہیں ہے، وہ ہر قسم کے عیب اور شرک سے پاک ہے۔وہ سب کی سنتا ہے ''سمیع'' ہے،وہ سب کو دیکھتا ہے ''بصیر'' ہے،وہ زبردست طاقت والا ہے ''قوی'' ہے،وہ زبردست علم والا ہے ''علیم'' ہے۔اُسی نے ساری مخلوقات کو پیدا فرمایا،وہ ''خالق'' بھی ہے اور ''باری'' بھی ہے،اُس کے سوا کوئی پیدا کرنے والا نہیں۔اُسی کے پاس تمام چیزوں کے خزانے ہیں،عزت،ذلت،کامیابی،ناکامی،نفع،نقصان،فتح،شکست،بیماری،صحت،زندگی اور موت..... سب اُسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔اللہ جل شانہٗ کی ذاتِ عالی اپنی

مخلوق کے تمام حوائج اور ضروریات سے واقف اور باخبر ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ

(الملک: ۱۴)

ترجمہ: بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے؟ وہ تو پوشیدہ باتوں کا جاننے والا اور (ہر چیز سے) آگاہ ہے۔

الحمد للہ!

سیّد الاولین والآخرین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ بابرکات عالی صفات تمام اخلاق و خصائل، صفات جمال میں اعلیٰ واشرف ہیں۔ ان تمام کمالات جن کا عالم امکان میں تصور ممکن ہے، سب کے سب رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کو حاصل ہیں۔ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ ﷺ کے آفتاب کمال کے چاند اور انوارِ جمال کے مظہر ہیں۔ بے شک آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کلامِ الٰہی کی عملی تفسیر ہے۔

اللہ ربّ العالمین نے اپنے حبیب، حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ کا وجود سراپا رحمت ہے۔ آپ ﷺ کی رحمت کسی خاص قوم، کسی خاص ملک، کسی خاص زمانے اور کسی خاص خطے کے لئے نہیں، بلکہ آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکات تمام جہانوں کے لئے باعثِ رحمت ہیں،

کیونکہ خالقِ کائنات نے فرمادیا:

وَ مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

(الانبیاء : ۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

ایک دفعہ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا!

"اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے رحمۃ للعالمین بنایا ہے، بتاؤ کہ میری رحمت سے تجھے کیا حصہ ملا ہے"؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ڈر لگا رہتا تھا، کہیں اللہ تعالیٰ دوزخ میں نہ ڈال دے لیکن آپ ﷺ کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے قرآن میں فرمایا ہے:

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ○ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ○ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ○

(سورۃ التکویر)

ترجمہ: یہ قرآن (اللہ کا) کلام ہے، ایک معزز فرشتہ (یعنی جبرائیل علیہ السلام) کا لایا ہوا ہے، جو قوت والا ہے (اور) مالک عرش کے نزدیک ذی رُتبہ ہے (اور) اس کی اطاعت کی جاتی ہے (اور) امانتدار ہیں

کہ (وحی کو صحیح صحیح پہنچا دیتے ہیں)۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا، یارسول اللہ (ﷺ)!

”جب اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں اپنے قرآن میں ذکر فرمایا تو مجھے اُمید ہے کہ اللہ پاک کے فضل وکرم سے اب میں دوزخ سے بچ جاؤں گا، آپ ﷺ کی رحمت سے اللہ نے مجھے یہ حصہ دیا ہے۔

(بحوالہ: رحمۃ للعالمین ﷺ اور امن عالم)

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآ فَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ

(سبا: ۲۸)

ترجمہ: (اے محمد ﷺ) ہم نے آپ ﷺ کو سب انسانوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، لیکن اس بات کو اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کا مبارک ارشاد ہے!

ہر ایک نبی اپنی خاص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں تمام سرخ اور سیاہ اقوام کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

(صحیح مسلم)

الحمد للہ! رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ جب دعوتِ حق لے

کر کھڑے ہوئے، آپ ﷺ تنہا تھے، دنیوی کوئی طاقت آپ ﷺ کو حاصل نہ تھی۔ آپ ﷺ کی قوم میں خودسری انتہا درجہ کو پہنچی ہوئی تھی، ان میں سے کوئی حق بات سننے اور اطاعت کرنے پر آمادہ نہ تھا، بالخصوص جس کلمہ حق کی آپ ﷺ اُنہیں دعوت دیتے تھے۔ وہ کیا چیز تھی جس کی طرف آپ ﷺ نے مخلوق کو بلایا؟ اور جس شخص نے اس چیز کو پالیا وہ پھر ہمیشہ کے لئے آپ ﷺ کا ہو رہا۔ سارا عالم جانتا ہے کہ وہ صرف ایک سبق تھا، جو آپ ﷺ کا مقصود اصلی تھا، جس کو آپ ﷺ نے لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے اللہ وحدہٗ لاشریک کے سوا ہر چیز کی عبادت کرنے سے منع فرمایا اور غیروں کے تمام بندھنوں کو توڑ کر ایک نظام عمل مقرر کر دیا اور بتلا دیا کہ اس سے ہٹ کر کسی دوسری طرف رُخ نہ کرنا اور جو راستہ آپ ﷺ کے پیرو کاروں کے لئے مقرر کیا گیا ہے اُس کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں بیان فرمایا ہے:

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

(سورہ یوسف : ۱۰۸)

ترجمہ: آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ میرا طریق یہی ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، دلیل پر قائم ہوں، میں (بھی) اور میرے پیرو بھی اور اللہ پاک ہے

اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

سورہ حٰمٓ سجدہ میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

(حٰمٓ سجدہ : ۳۳)

ترجمہ: اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے، جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کی طرف اُس کی مخلوق کا بلانا، بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہِ حق دکھلانا گمراہوں کو ہدایت کا راستہ بتانا، ہمارے آقا، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کا وظیفہ حیات تھا۔ اسی مقصد کی نشو نما اور آبیاری کے لئے حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لاتے رہے۔ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی ختم نبوت کے طفیل یہی ذمہ داری امت مسلمہ کے ہر مرد اور عورت کو ملی ہے۔ اب ساری امت مسلمہ رحمۃ للعالمین ﷺ والے کام کو اپنا کام بنا لے، اس کے لئے ہر مسلمان (مرد و عورت) امیر و غریب، حاکم و محکوم، بادشاہ و فقیر کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر والی محنت کو سیکھنا ہوگا اور اسے اپنی زندگی کا مقصد بنانا ہوگا۔ اس مبارک محنت کی وجہ سے اُمتِ مسلمہ میں ''امت پنا'' آئے گا اور اُمتِ مسلمہ میں جوڑ پیدا ہوگا..... اور اللہ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے سارے دین کو سارے

عالم میں زندہ فرمائے گا۔ (انشاءاللہ العزیز)

اللہ تبارک وتعالیٰ امت مسلمہ کو اپنی اور اپنے پیارے حبیب، حضرت محمد ﷺ کی سچی محبت اور اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے، ساری انسانیت کا کامل ہدایت عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین.....بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ

❁❁❁

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ